# نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی کا جنازہ اٹھایا؟ اور کیا خدیجۃ الکبریٰ رَضِیَ اللہ عَنْہَا کا جنازہ ہوا تھا؟

دار الافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)
Darul Ifta AhleSunnat

ریفرنس نمبر:FSD-9148 تاریخ:26-10-2024

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرع متین ان دو سوالات کے بارے میں کہ

(1) کیا نبی اکرم صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے کسی کا جنازہ اٹھایا ہے، یعنی کسی کے جنازے کو کندھا دینا ثابت ہے؟

(2) کیا حضرت خدیجۃ الکبریٰ رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہَا کا جنازہ ہوا تھا؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق و الصواب

**پہلے سوال کا جواب:** حضور رحمت دو عالَم صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے حضرت سعد بن معاذ رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہ کا جنازہ اٹھایا تھا۔ کتبِ احادیث سے ثابت ہے، چنانچہ محی السنۃ علامہ حسین بن مسعود بغوی شافعی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات: 516ھ / 1122ء) نقل کرتے ہیں: ”أن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حمل جنازۃ سعد بن معاذ“ ترجمہ: نبی اکرم صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے حضرت سعد بن معاذ رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہ کے جنازہ کو اٹھایا۔

(شرح السنۃ، جلد 05، باب المشی مع الجنازۃ، صفحۃ 337، المکتب الاسلامی، بیروت)

یہ روایت حدیث مبارک کی کتاب سے نقل کی گئی ہے، جبکہ اِسی روایت کو فقہائے کرام کی

ایک بڑی جماعت نے قبول کر کے "حمل الجنازة" کے باب میں بھی شامل فرمایا ہے۔

**دوسرے سوال کا جواب:** جب اُمُّ المؤمنین حضرت سیدہ خدیجۃ الکبریٰ رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہَا کا وصال پُر ملال ہوا، اُس وقت میت پر نمازِ جنازہ پڑھنے کا حکم ہی وارِد نہیں ہوا تھا، لہٰذا آپ کا معروف انداز کے مطابق نمازِ جنازہ نہیں پڑھا گیا۔ معروف سیرت نگار ابو عبد اللہ علامہ محمد بن عبد الباقی زرقانی مالکی رَحْمَۃُاللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (وِصال:1122ھ / 1710ء) لکھتے ہیں: "ماتت خديجة رضى الله عنها بمكة قبل الهجرة بثلاث سنين، وقيل بأربع، وقيل خمس، ودفنت بالحجون، وهي ابنة خمس وستين سنة، ولم يكن يومئذ يصلي على الجنازة" ترجمہ: حضرت خدیجہ رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہَا کا ہجرت سے تین سال پہلے وصال ہوا اور ایک قول ہجرت سے چار یا پانچ سال پہلے کا بھی ہے۔ اُس وقت آپ کی عمر مبارک 65 سال تھی۔ یہ وہ زمانہ تھا کہ جب میت پر نمازِ جنازہ نہیں پڑھی جاتی تھی۔

(شرح الزرقانی علی المواهب، جلد04، صفحہ376، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ، بیروت)

امامِ اہلِ سنّت، امام احمد رضا خان رَحْمَۃُاللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (وِصال:1340ھ / 1921ء) لکھتے ہیں: "فی الواقع کتب سِیَر میں علماء نے یہی لکھا ہے کہ ام المومنین خدیجۃ الکبریٰ رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہَا کے جنازہ مبارکہ کی نماز نہیں ہوئی کہ اس وقت یہ نماز ہوئی ہی نہ تھی۔ اس کے بعد اس کا حکم ہوا ہے۔"

(فتاوٰی رضویہ، جلد09، صفحہ369، مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

**واللہ اعلم** عزوجل **و رسولہ اعلم** صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم

**کتبـــــــــــــــــــہ**

**مفتی محمد قاسم عطاری**

22 ربیع الثانی 1446ھ/26 اکتوبر 2024



نوٹ: دار الافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دار الافتاء اہلسنت کے آفیشل پیج /daruliftaahlesunnat اور ویب سائٹ www.daruliftaahlesunnat.net/ کے ذریعے کی جاسکتی ہے